**بلوچستان میں تراجم اور تفسیر ی خدمات کا جائزہ**

**ڈاکٹر شبیر ا حمد\***

**شبیر شاہوانی\*\***

***Abstract:***

The services rendered by the Islamic scholars of Balochistan in development and propagation of publication of Holy Quran and Sunnah, abnegation of wrongful ideologies and religious thoughts and support of rightful *Maslak* as well as fighting the evils of *Shirk, Bid’at and Muhaddisat* have always been one of the most favorite chapters for Islamic interpreters. In this Chapter, a precise analysis of the books written in Urdu language in Balochistan has been presented. In addition to this an analysis and comparison of each book has been made in such a way so as to specify their level of research and knowledge. An overview of the worthy services rendered by the scholars of this region in the field of translation of Holy Quran in local language is presented as follows.

بلوچستان کے علمائے مفسرین نے تصنیف و تالیف کے میدان میں جو عظیم الشان کارنامے انجام دیئے ہیں وہ نہ صرف برصغیر کے مسلمانوں کے لیے بلکہ دنیائے اسلام کے لیے بھی ایک قابل فخر سرمایہ ہے۔

**\* اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز،الحمد اسلامک یونیورسٹی،کوئٹہ shabir37@gmail.com**

**\*\* چیئر مین ڈیپارٹمنٹ آف براہوئی ، بلوچستان یونیورسٹی، کوئٹہ**

**تاریخ ارسال 11/16/2018**

یہاں کے مفسرین نے اشاعت اسلام کتاب و سنت کی ترقی و ترویج ادیان باطلہ اور باطل افکار کی نظریات کی تردید اور مسلک حق کی تائیداور شرک و بدعت و محدثات کے سلسلے میں جو نمایاں خدمات سر انجام دیں وہ تاریخ اہل مفسرین کا ایک زریں باب ہے ۔اسی طرح سے بلوچستان کے مفسرین نے مقامی زبانوں میں قرآن مجید کی تفسیر و تراجم کے میدان میں جو گراں خدمات انجام دی ہے ذیل میں ان کا مختصر جائزہ پیش کیا جارہا ہے۔

**قرآن مجید بزبان فارسی**

مفسرکا اسم گرامی مولانا سلطان محمدہے اور آپ کا تعلق بلوچستان کے ضلع کچھی بولان کے شہر مٹھٹری سے ہے۔ آپ بلوچستان کا وہ واحد شخص ہے جس نے قرآن مجید کا ترجمہ سب سے پہلے فارسی زبان میں کیا ۔ڈاکٹر انعام الحق کوثر" بلوچستان میں قرآن مجید کے تراجم تفسیر میں “آپ کے بارے میں یوں لکھتے ہیں:

"مترجم کا نام مولانا سلطان محمد ہے۔قرآن مجید کا یہ مکمل فارسی ترجمہ 977 ؁ ھ بمطابق 1529 ؁ ءمیں منظر عام پر آگیا ۔ اس کے اوراق 352، بلوچی اکیڈمی کوئٹہ کی لائبریری میں محفوظ ہے۔ اس مخطوطہ کا عربی متن سیاہ روشنائی سے اور فارسی ترجمعہ سرخ روشنائی سے تحریر ہے۔ کتابت نہایت ہی عمدہ ہے۔ ہر آیت کی ابتدا میں اس کے حروف کلمات اور آیات کی تعداد فارسی میں لکھی گئی ہے۔ اختتام پر قرآن مجید سے فال نکالنے کا طریقہ بھی بیان ہواہے۔ قرآن پاک کا یہ فارسی ترجمہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ؒ کے فارسی ترجمہ سے بہت پہلے کیا گیا ۔ اس وقت کی تحقیقات تک یہ فخر بلوچستان کو حاصل ہے"۔ (1)

مترجم کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ قرآن پاک کا یہ فارسی ترجمہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کے فارسی ترجمہ سے بہت پہلے کیا گیا۔اس ترجمہ کے بارے میں ڈاکٹر عبد الرحمن براہوئی لکھتے ہیں:

"یہ ترجمہ چونکہ شاہ ولی اللہ کے ترجمہ سے دو برس پیشتر کا ہے ۔اس لیے اس میں اس دور سے دو برص پیشتر کی فارسی زبان استعمال کی گئ ہے لیکن ترجمہ میں ثقیل الفاظ نہیں ہیں کہ قاری کو سمجھ میں نہ آسکیں بلکہ عام فہم فارسی میں یہ ترجمہ کیا گیا ہے جو آج بھی قاری اچھی طرح سے سمجھ سکتا ہے۔" (2)

اس ترجمہ کی خاص بات یہ ہے کہ یہ ترجمہ شاہ ولی اللہ ؒکے ترجمہ سے دو برس پہلے کا ہے اس ترجمہ میں مشکل الفاظ استعمال نہیں کے گئے بلکہ عام فہم سادہ الفاظ میں ترجمہ کیا گیا ہے ۔

**قرآن مجید بزبان براہوئی:**

مترجم کا نام علامہ محمد عمر دین پوریؒ ہے (1881 ؁ ءھ1948 ؁ ء) یہ نسخہ براہوئی زبان میں ہے۔

پروفیسر عبد القیوم سوسن اپنی کتاب ’’براہوئی قدیم نثری ادب ‘‘میں علامہ عمر دین پوریؒ کے حالات زندگی متعلق یو ں رقم طراز ہیں کہ :

"مولانا محمد عمر دین پوری 1882 ؁ ء میں مستونگ میں پیدا ہوئے ۔ آپ نے اپنی زندگی کے ابتدائی ایام بھیڑ بکریوں چرانے میں صرف کئے۔ اسکے باوجود پندرہ برس کی عمر میں مولانا ڈاہی کے شاگرد ی میں کلام پاک ختم کیا۔ مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے مولانا عبد الغفور ہمایونی کے حلقہ درس میں شامل ہوئے اور تین برس کے عرصے میں کتب متداوّلہ کی تحصیل سے فارغ ہوئے اس وقت ڈھا ڈر میں قصبہ درخانی کا مدرسہ مشہور تھا اور بلوچستان میں براہوی زبان میں تعلیم کا واحد ادارہ تھا۔آپ نے یہاں مولانا محمد فاضل کے چچا زادبھائی اور شاگرد مولانا عبد الحئی کے آگے زانوئے تلمذتہہ کیا۔ ‘‘ (4)

عبد الرحمن کردنے قرآن مجید بزبان براہوئی کے بارے میں لکھتے ہیں :

’’مولانا محمدعمر دین پوری کا سب سے بڑا کارنامہ قرآن مقدس کا پاکیزہ ترجمہ ہے ۔آپ نے ششہ کلام پاک کا ترجمہ براہوئی زبان میں کیا ہے۔جس نے ثابت کر دیا کہ براہوئی زبان کی صلاحیت نمو عربی کے ہم پلہ اور عہد حاضر کے تما م تقاضوں کو یہ زبان پوری کر سکتی ہے۔‘‘ **4**؂

پروفیسرعبد القیوم سوسن علامہ عمر دین پوری کے ترجمہ قرآن مجید کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں کہ:

’’پہلی بارچاپ شدہ ترجمہ نایاب ہے جب یہ نسخے ختم ہونے کو تھے تو قومی ہجرہ کمیٹی کے صدر جناب اے کے براہوی کی کوششوں سے پاکستان قومی ہجرہ کمیٹی اشاعت پروگرام کے تحت ادارہ تاریخ ،تہذیب و تمدن اسلامی جامعہ اسلامیہ اسلام آباد ۱۴۰۴ھ میں اس ترجمہ کو دوبارہ چھپوایا اور تقسیم کنندہ کی ذمہ داری براہوئی اکیڈمی پاکستان کوئٹہ کو دے دی گئی مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس ایڈیشن میں کچھ تحریف رہ گئے ہیں ۔اس وجہ سے اب اس کی تقسیم روک دی گئی ہے۔‘‘ (5)

جبکہ پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر " بلوچستان میں قرآن مجید کے تراجم و تفاسیر " میں لکھتے ہیں:

"براہوئی زبان میں قرآن پاک کا یہ پہلا ترجمہ ہے۔ جو 1334ھ بمطابق 1915ء میں ہندوستان اسٹیم پریس لاہور میں طبع ہوا۔ صفحات کی تعداد 1440ہیں ۔اس کی طباعت کے اخراجات و ڈیرہ نور محمد بنگلزئی نے برداشت کیے اور نسخے مفت تقسیم کیے گئے۔ یہ ترجمہ عرصہ سے نایاب تھا۔ 1403ء ہجرہ قومی کمیٹی اسلام آباد نے براہوئی اکیڈیمی کوئٹہ کے تعاون سے اسے دوبارہ شائع کیا ۔ علامہ محمد عمر دین پوریؒ نے کسی ایک مترجم یامفسر کا اتباع نہیں کیا ۔ براہوئی زبان کے ماہرین کی ناقدانہ نظر میں انہوں نے سب کے مطالعہ کے بعد براہوئی میں بامحاورہ ترجمہ کیا ہے۔" (6)

اس تراجم کی خاص بات یہ ہے اس میں علامہ دین پوریؒ نے کسی ایک مترجم یا مفسر کا اتباع نہیں کیا بلکہ قرآن مجید کے مختلف تراجم و تفاسیر آپ کے زیر مطالعے میں رہے ۔ ان سب کے مطالعے کے بعد آپ نے براہوئی زبان میں با محارہ ترجمہ کیا۔

**قرآن مجید کا منظوم قرآنی مفہوم (خطی اردو)**

حافظ قاری محمد ابراہیم، حافظ خلف الرشید حاجی مہتاب الدین امر تسریؒ(10اگست 1896ء-27 فروری 1992ء) ایک مدت تک کوئٹہ شہر کی علمی و ادبی محفلوں کی جان رہے کم و بیش سبھی اصناف میں شعر کہتے تھے اور خوب کہتے تھے۔ غالب کے شاگرد خان بہادر، رضاعلی اور وحشت کے شاگرد سید ظفرہاشمی سے اصلاح لیتے رہے۔ تاریخ گوئی میں خاص ملکہ رکھتے تھے۔ آپ کا سب سے بڑا کارنامہ قرآن مجید کا منظوم قرآنی مفہوم (اردو) ہے جو بیس ہزار اشعار کے لگ بھگ ہے۔ اس پر اہل بلوچستان جس قدر فخر کریں کم ہے۔اسی طرح سےتفسیر قرآن مجید کا منظوم قرآنی مفہوم کے بارے میں ڈاکٹر انعام الحق کوثر اپنی کتاب نبی کریم ﷺ کا ذکر مبارک بلوچستان میں لکھتے ہیں:

"یہ تفسیرقاری محمد ابراہیم ؒ برٰ محنت و مشقت سے مکمل کی۔ مکمل ہونے کے بعد اس کی مختلف اشاعتیں منظر عام پر آگئی جو کہ عوام الناس میں بے حد مقبول ہوگئی ۔آپ ایک مفسر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک نعت گو بھی تھے۔ آپ نعت گوئی میں خصوصی دلچسپی کا مظاہرہ کرتے تھے۔ آپ کو علامہ اقبال کے کلام سے بھی گہری دلچسپی تھی نتیجۃ ً آپ نے دوسرے شعرا کے علاوہ " بال جبریل" اور "ضرب کلیم" کی تضمینات تحریر کیں۔ حافظ صاحب نے قرآن مجید کی متعدد تفاسیر جسے تفسیر سر سید احمد خانؒ ، فتح محمد جالند ھریؒ، بیان الناس، تفسیر احمد دین امر تسریؒ، تفیسر ماجدی اور تفیسر مولانا مودودیؒ کا مطالعہ کیا۔ ‘‘(7)

مذکورہ تفسیر ایک جامع و سلیس ترجمہ ہے۔اسکی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ مفسر نے اختصار سے آیت کریمہ کا ترجمہ اور متعلقہ مضمون کا احاطہ کیا ہے ۔اس سے صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ مولانا کاعلمی کمال ،ادبی جمال ،فنی پختگی پر قلم کی گرفت کتنا مضبوط ہے۔

**تفسیر اختریہ (براہوئی)**

مفسرکا اسم گرامی مولانا محمد اخترہے اور آپ کا تعلق مینگل قبیلہ سے ہے۔ آپ ضلع قلات صوبہ بلوچستان کے باشندے ہیں۔ مولانا اختر محمد مینگل کی تفسیر اختریہ کل چھ جلدوں پر مشتمل ہیں۔یہ قرآن مجید کی مکمل تفسیر براہوئی زبان میں ہے ۔مولانا اختر محمد کا ایک تاریخی کارنامہ ہے کہ یہ تفسیر اختریہ ایک جامع و سلیس ترجمہ ہے۔اسکی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ مولانا کی قلم کی طوالت کے ساتھ اختصار سے آیت کریمہ کا ترجمہ اور متعلقہ مضمون کا احاطہ کیا ہے ۔ ڈاکٹر انعام الحق کوثرتفسیر اختریہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

تفیسر اختریہ شروع میں جدا جدا پاروں میں چھپی اور ہر پارہ مختلف مطالع میں شائع ہوا۔ جسے پارہ اول، دین محمد "پریس لاہور، پارہ دوئم قاسمی پریس لاہور، پارہ سوئم زمانہ پریس کوئٹہ ، پارہ چہارم جنگ پریس کوئٹہ میں طبع ہوا۔ کئی پاروں پر پریس کا نام درج نہیں ۔ تمام پاروں کو مفسر نے خودہی شائع کیا۔ 1986ء میں ان تمام پاروں کو کتب خانہ مظہری کراچی نے چھ جلدوں میں چھاپا ۔" (8)

اسی طرح سے ڈاکٹر عبد الرحمان کرد تفسیر اختریہ کے بارے میں یوں رقم طراز ہیں۔

"ابتدا میں جب تفسیر اختریہ کے چند پارے پریس سے چپ کر منظر عام پر آگئے تو عوام الناس کے اندر بے حد مقبول ہوگئے۔ پاکستان کے علاوہ سعودی عرب ، مسقط قطر، ابو ظہبی، ایران، افغانستان اور دنیا بھر کے رہنے والے لوگوں اس تفسیر کو بے حد پسند کیا اور کاپیاں منگوائیں۔ پہلا پارہ 1398ھ (1978ء) میں چھپا ۔ اور چار پانچ سال میں دوسرے سب پارے طبع ہوئے۔تفیسر کے ساتھ ساتھ حوالے بھی دیئے گئے ہیں۔ جس سے اس کی افادیت میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔آپ نے فارسی ،عربی ،اُردُو اور دیگر زبانوں سے بے مثال تراجم و تفاسیر کے ذریعے براہوی ادب کو نہایت ثروت مند بنادیا ہے۔ یہ تفسیر مولانا کا قابل قدر کارنامہ ہے۔ اس تفسیر کو انھوں نے اپنے نام سے موسوم کرتے ہوئےتفسیراختریہ ‘‘ کا نام دیا ہے۔یہ چھ جلدوں پر مشتمل قرآن مجیدکی مکمل تفسیر ہے۔مفسر نے انتہائی محنت و مطالعہ اور کتب بینی و مشقت کے ساتھ قرآن کی تفسیر فرمائی۔مختلف تفاسیر کامطالعہ او ر ان کے صحیح روایات سے تفسیر اختریہ کو مزین فرمایا ۔ "۔(9)

۱۳۹۷ھ میں قرآن مجید کے پہلے پارہ کا براہوئی ترجمہ لاہور میں چھاپ کے آگیا۔طباعت کے لئے خان احمد یار خان نے پانچ ہزار روپے اور حاجی کوڑا خان مرحوم نے تین ہزار روپے دیے۔ (10)

پارہ سیقول کے بارے میں حضرت مولانا محمد اشرف یوں رقم طراز ہے:

" ۱۳۹۹ھ میں پارہ سیقول کو براہوئی زبان میں چھایا گیا۔اسکے بعد پریس کو چودہ سو روپے (۱۴۰۰)دیا گیا۔

تفسیر کی مکمل چھ جلدیں ۱۴۰۰ھ دستگیر کالونی کراچی سے شائع ہوتی جبکہ دوسری اشاعت ۱۴۰۷ھ میں قاری محمد اسماعیل کے تعاون سے عمل میں آئی۔۲۰۰۵ء میں تیسری اشاعت کا فریضہ براہوئی اکیڈمی نے انجام دیا۔"(11)

یہ تفسیر بہت سادہ اور واضح ہے اور اختصار کے ساتھ آیت قرآنی کی وضاحت معلوم ہوتی ہے ۔مفسر نے اس میں بہت عمدہ زبان استعمال کیا ہے ہر عبارت میں براہوئی زبان وادب کی روانی و سلاست پائی جاتی ہے۔

**تفسیر السلطان المعروف بہ تنویر الایمان (براہوئی)**

مفسرکا نام حافظ سلطان احمد ہے آپ بلوچستان کے شہر اوستہ محمد میں پیدا ہوئے۔ سندھی اور اردو کی تعلیم کے بعد کوئٹہ سے بتیس میل دور مستونگ کی جامع مسجد کے پیش امام مولانا محمد صدیق سے فارسی اور عربی کی تعلیم حاصل کی۔ 1963ء میں آپ نے تفسیر السلطان المعروف بہ تنویر الایمان کے نام سے ایک تفسیر لکھی ہے ۔ یہ تفسیر آپ کا تاریخی کارنامہ ہے ۔یہ ایک جامع و سلیس تفسیر ہے ۔ تفسیر لکھتے وقت آپ کے زیر مطالعہ زبانوں عربی ،فارسی ،اُردو ، کی تفاسیر موجو د تھیں۔

جیسا کہ آپ خود فرماتے ہیں کہ:

"اس تفسیر کو لکھنے کے دوران میرے ساتھ یہ یہ تفاسیر موجو دتھیں:تفسیر بیضاوی،تفسیر کبیر ،تفسیر خازن ،تفسیر معالم ،تفسیر جہل کبیر ،تفسیرمدراک ،تفسیرابن عباس ،تفسیرجلالین یہ سب عربی میں ہیں ۔ تفسیرحُسِبی ،تفسیر بحر موّاج ،تفسیرعزیزی یہ فارسی زبان میں ہے۔ تفسیرروئی ،خلاصتہ التفاسیر ،تفسیرابن کثیر ،تفسیر ثنائی یہ سب اُردو میں زبان میں ہیں۔ تفسیر رُشدُاللہ سندی زبان میں اور اسکے علاوہ دوسری تفاسیر بھی تھیں۔ "(12)

اس تفسیر کی خصوصیات ذیل میں پیش کی جارہی ہیں :

1۔ اس تفسیر میں تعمیر نو کرنے والے عوامل اور بالخصوص اجتماعی مسائل کی طرف توجہ دی گئی ہے۔ اور زیادہ تر انہی مسائل کا تذکرہ کیا گیا ہے جو فرد اور معاشرے کی زندگی سے نزدیک تعلق رکھتے ہیں۔

۲۔ آیات میں بیان کئے گئے عنوانات کو ہر آیت کے ذیل میں ایک مستقل عنوان کے ساتھ کے ساتھ پیش کیاگیا ہے۔

۳۔ کوشش کی گئی ہے کہ آیات ذیل میں آسان ترجمہ سادہ فہم اور اپنی نوع کے لحاظ سے پر کشش اور قابل فہم ہو۔

۴۔ لا حاصل ادبی بحثوں میں پڑنے کے بجائے خصوصی توجہ اصلی لغوی معانی اور آیات کے شان نزول کی طرف توجہ دی گئی ہے ۔

۵ ۔ مختلف اشکالات ، اعتراضات اور سوالات جو بعض اوقات اسلام کے اصول و فروع کے بارے میں کئے جاتے ہیں ہر آیت کی مناسبت سے ان کا ذکر کیا گیا ہے ۔ ،قرآن کے حروف مقطعات ، احکام کی منسوخی، اسلامی جنگیں اور غزوات، مختلف الہی آزمائشیں اور ایسے ہی بیسیوں سوالوں کے جوابات اس طرح دئیے گئے ہیں ۔(13)

مندرجہ بالاوضاحتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مفسر تفسیر بیان کرتے ہوئے اختصار سے کام لیتے ہیں ۔ پھر اس کی وضاحت کرتے ہیں ۔ ماہرین فن کے مطابق اچھے خاصے مطالعہ کے بعد تفسیر لکھی ہے۔اس سے مفسر کی محنت کا بخوبی انداز ہ ہوجاتا ہے ۔

**علم نابال ( براہوئی)**

مفسر کا نام علامہ محمد عمر پڑنگ آبادی ہے آپ ضلع مستونگ کے شہر پڑنگ آباد کے باشندے ہیں۔اور آپ کا تعلق قبیلہ دہوار سے تھا۔ آپ نے دیو بند سے تعلیم حاصل کی ۔دور طالب علمی سے وہ سیاسی شعور رکھتے تھے ۔ انھوں نے اپنے طالب علمی کے زمانے میں سر شمس شاہ کے خلاف میٹنگ کی ۔۱۹۳۵ء میں دیو بند سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد ضلع مستونگ واپس آکر دعوت و تبلیغ اور درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ڈاکٹر عبد الرحمان کرد آپ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

"مولانا محمد عمر پڑنگ آبادیؒ دیو بند کے ایک عظیم عالم ہو نے کی حیثیت سے ہر موضوع پر آسانی سے گفتگو کر سکتے تھے آپ کے پاس معلو مات کا خزانہ موجود تھا ۔وہ عربی ،فارسی،اُردُو ،پشتو،براہوی و بلوچی میں بلا جھجک گفتگوو تقریر کر سکتے تھے۔ آپ کے دینی تقریریں اور پروگرا م ر یڈیو اور ٹی وی سے بھی نشر ہوتے تھے۔براہوی کے اس وقت کے مذہبی دور و سیاسی شعور ان ہی کی کا وشوں کا نتیجہ ہے ۔ان کے تمام تقریریں مذہبی و سیاسی عنوانات پر مشتمل تھے۔ آج ان ہی کی تقریوں کی بدولت شرک و بدعت اور برے رسم و رواج سے چٹکارا ملا۔ آپ کا زبان و بیان بہت شرین واضح و فصیح اور بلیغ تھا۔ اس وقت کے حاکم آپؒ سے بہت بے زار تھے۔آپ کو گندے ،غلط اور بُرے کاموں کی ترقی و سر بلندی کے لئے بڑی رکاوٹ سمجھتے تھے۔انھوں نے اپنی پوری زندگی قوم کی خیر خواہی کے لئے وقف کرتے ہوئے بڑے بڑے خدمات انجام دیں۔خواتین کے حقوق اور شرک و بدعت کے خلاف جدو جہد کی ۔خصوصاً اس دور میں جب انسان ہر پتھر و درخت کے سامنے سر جھکا تاتھا انھیں توحید و عقیدہ اسلام کی طرف مائل کرنے میں اہم کردار ادا کیا ۔ "(14)

مولانا محمد عمر پڑنگ آباد یؒ نے اپنی زندگی کی تمام دینی و اصلاحی محنت اور کاوشوں کو ایک جگہ جمع کرتے ہوئے ان کا خلاصہ براہوی میں ’’علم نا بال ‘‘اور اُردُو میں اس کا ترجمہ ’’تفسیر سورۃ العلق ‘‘کے عمدہ نام سے پیش کیا اگر ہم ان کو بابا ئے ’’علم‘‘کہے تو بھی عرج نہیں ہو گااہلیان بلوچستان آپ ؒ کے سیاسی وعلمی خدمات کوہمیشہ یادرکھیں گے ۔

ایک سو چالیس صفحات پر مشتمل یہ تفسیر’’علم نا بال‘‘بے شمار خاصیت سے بھری ہوئی ہے۔یہ اعلیٰ درجے کے بڑے بڑے مضمون پر مشتمل ہے۔ہر ایک بیان اور ہر ایک بات میں دانائی و عقلمندی پائی جاتی ہے۔ یہ تفسیر۱۹۷۸ء میں اسلامیہ پریس کوئٹہ سے چھپی اور براہوئی اکیڈمی نے اسے شائع کیا۔یہ اصل میں قرآن پاک کی سورۃ علق کی تفسیر ہے جو شاہ عبد العزیز دہلویؒ کے معروف" تفسیر عزیزی "کی طرز پر لکھی گئی ہے ۔یہ کتاب بہت مقبول ہوئی اسکی ایک مثال یہ ہے کہ اسکو اُردُو میں ’’تفسیر سورۃ علق‘‘کے عنوان سے ترمیم و اضافہ کے ساتھ ترجمہ کیا گیا ہے ۔(15)

مولانا محمد عمر پڑنگ آباد یؒ کی یہ تفسیر بہت سادہ اور واضح ہے اورختصار کے ساتھ آیات قرآنی کی تشریح معلوم کرنے کے لئے نہایت مفید ہے ،انھوں نے الفاظ قرآنی کی تشریح کے ساتھ متعلقہ روایات کوبھی کا فی تفصیل سے ذکر کیا ہے،اور دوسری تفسیروں کے مقابلے میں زیادہ چھان بین کر روایات لینے کی کوشش کی ہے۔

**مفتاح القرآن فی براھی اللسان**

مولانا عمر دی پوری کو براہوئی زبان میں قرآن پاک کے اولین مترجم ہونے کے ساتھ ساتھ اولین مفسر کا بھی درجہ حاصل ہے ۔ دین پور ایک چھوٹی سی بستی جو ضلع شکار پور میں اب بھی روایتی فضل و شرف سے موجود ہے۔اسی گاؤں کے بانی حضرت علامہ دین پوری ؒتھے ۔جنہوں نے بستی میں رہ کر ۵۲ براہوئی کتب لکھ کر طبع کرائیں ۔جن میں قرآ ن مجید براہوئی ترجمہ کے علاوہ تفسیری پارے بھی ہیں ۔مولانا دین پوری نے مکمل تفسیرلکھی تھی۔مگرمفتاح القرآن کے عنوان سے فقط گیارہ پارے طبع کراسکے۔ بقیہ تفسیر جو قلمی صورت میں تھی اب ناپید ہے۔

مولانا عمر دین پوری ؒاپنی تفسیر " مفتاح القرآن فی براھی اللسان" کے سبب تالیف بیان کرتے ہوئے یوں رقم طراز ہیں :

’’ہمیں کافی عرصہ سے کلام الٰہی کی براہوئی زبان میں تفسیر لکھنے کا شوق بے حد کمال تھا کبھی کبھی خیال آتا تھا اور کچھ نہ ہوا تو مختصر تفسیر تیار کی جائے کہ مسلمان روز روشن قرآن اور اطاعت رحمن سے بالکل نابلد ہیں۔نفس شیطان کی فریب اور دنیا کی محبت اور مال ودولت کی وجہ سے سرگردان اور پریشان ہے۔تفسیر کی وجہ سے باطل و بدعت ،حق و سنت ،نیک وبد مطلب یہ ہے کہ ہر طرح کے کام اور ہر بات کو ظاہر کیا جائے ۔اگر مکمل تفسیر نہ ہو پھر بھی چند پاروں کی تفسیرکافی ہے۔کافی دونوں تک سوچ بچار نے اس تجویز کو عملی جامعہ پہنا کے لئے آمادہ کیا۔مگرمشکل دو باتوں کی وجہ سے پیدا ہوئی۔علم کی زور اور دنیاوی قوت تونہیں ہے۔صرف توکل اور ہمت نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہاتھ بڑھائے آخر بنان خدا وند تعالیٰ تو کلام علی اللہ تصنیف کا کام شروع کیا۔‘‘ (16)

ڈاکٹر عبد الرحمان کرد علامہ محمد عمر دین پوری پندرانی کے بارے میں یوں رقم طراز ہیں :

"آپ کو براہوئی زبان میں قرآن پاک کے اولین مترجم ہونے کے ساتھ ساتھ اولین مفسرکابھی درجہ حاصل ہے آپ نے قرآن مجید کے مندرجہ ذیل پاروں کی تفاسیر تحریرکی ہیں۔

1۔ تفسیر الم

2۔ تفسیر سیقول

3۔ تفسیر تلک الرسل

4 ۔تفسیر لن تنالو البر

5-تفسیر والمحصنات

6۔تفسیر وقال الذین

7۔ تفسیر قال فماخطبکم

9۔تفسیر تبار ک الذی

10۔تفسیر پارہ عم

ان سب تفاسیر کی کتابت مفسر نے خود کی ہے ۔مفسرنے سب سے پہلے آیت اور اسکا ترجمہ پھر شان نزول اسکے بعدآیت کی تفسیر کرتے ہیں ۔اسکے لئے آپ لفظ خلاصہ استعمال کرتے ہیں ۔یہ خط نسخ میں تحریر کی گئی ہے ۔علامہ ایک جید عالم تھے اسلئے آپکی تفسیر میں عالمانہ رنگ ملتا ہے ۔تفسیر اسلئے بھی اہم ہے کہ براہوئی زبان میں قرآن مجید کی پہلی تفسیر ہے ۔ مگر افسوس زندگی نے ساتھ نہ دیا اور اسی طرح سے آپ کی تفسیر مکمل نہ ہوسکی۔(17)

**تفسیر تبیان القرآن( افغانی)**

مو لانا عبد ا لشکور طورویؒ صوبہ خیبر پختون خواہ کے شہر مردان میں پیدا ہو ئے آپ ملازمت کے سلسلے میں کوئٹہ تشریف لائے اور یہاں پر آپ نے "تبیان القرآن " کے نام سے پشتو زبان میں ایک تفسیر لکھی ۔ یہ قرآن مجید کی مکمل تفسیر پشتوں زبان میں ہے ۔ مو لانا عبد ا لشکور طورویؒ کا ایک تاریخی کارنامہ ہے ۔

ڈاکٹر انعام الحق کوثرآپ کے ابتدائی حالات کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

"مو لانا عبد ا لشکور طورویؒ (19 مئی 1919 ء ۔ جون 1980 ء) طورو ضلع مردان (صوبہ سر حد ) میں مولانا حکیم غلام رسول کے ہاں پیدا ہو ئے ۔ ابتدائی تعلیم کے بعد آپ نے مظاہر العلوم سہانپور سے 1354 /1935 ء میں حدیث کی سند حاصل کی ۔ پنجاب یو نیور سٹی سے مو لوی فاضل (1937 ء) منشی فاضل (1938 ء) پشتو فاضل (1942 ء) اور میٹرک (1943 ء) کے امتحانات پاس کیے ۔ 13 ۔اپریل 19 39 ء کو اسلامیہ ہائی سکول کو ئٹہ میں عر بی اور اسلامیات کے مدرس تعینات ہو ئے ۔ 1945 ء میں آپ مر کزی جامع مسجد کو ئٹہ کے خطیب مقرر ہو ئے اور اپنی وفات تک یہیں رہے ۔ مذکورہ تفسیر کا اشتہار آپ "دین کی باتیں " حصہ اول تاچہارم مطبوعہ کو ئٹہ 1951 ء میں یو ں چھپا ہو اہے "۔ (18)

یہ قر آن پاک کی مکمل تفسیر ہے ۔ ہر آیت کا نمبر دے کر اس کے بالمقابل اس کا محاورہ تر جمہ کر دیا گیا ہے ۔ اس کے بعد سلیس پشتو میں ہر آیت کی تشریح کی گئی ہے ۔اسی طرح سے ڈاکٹر انعام الحق کوثر "تفسیر تبیان القرآن" کے بارے میں لکھتے ہیں:

"یہ تفسیرِ مکمل طور پر پشتوں زبان میں لکھی گئی ہے۔ اس تفسیرِ کی باب بندی کی روش اس طرح ہے کہ پہلے چند آیات کا ترجمہ آیا ہے، پھر اُن آیات سے مربوط تفسیر اور قصے تشریح کی شکل میں نقل کیے گئے ہیں۔ ان میں سے بعض قصے تو آیات کے شانِ نزول پر مشتمل ہیں اور کچھ ایسے قصے ہیں جو شرح و تفسیر کے ساتھ بیشتر بیان کیے جاتے ہیں۔ البتہ ان قصوں کے درمیان اسرائیلیات بھی کم نہیں ہیں۔ کچھ قصے تاریخِ صدرِ اسلام پر مشتمل بھی ہیں۔ اور یہ سب عربی زبان میں لکھی تفسیرِ طبری کا ترجمہ ہی ہے، بس سلسلۂ روایات اور اسناد حذف کی گئی ہیں۔ بہر صورت، اس بات کی سعی کی گئی ہے کہ قصص و اخبار و تاریخ کا ترجمہ بلیغ و شیریں زبان میں کیا جائے تاکہ اسے سب لوگ پسند کریں۔ قرآن کی آیات کا ترجمہ کرتے وقت تحت اللفظی روش اپنائی گئی ہے یعنی جملوں میں حتی الامکان اصل عربی متن کی پیروی کی گئی ہے"۔ (19)

قرآن پاک کی یہ مکمل تفسیر افغانی زبان میں کی گئی ہے ہر آیت کا نمبر دے کر اس کا ترجمہ کردیا گیا ہے ۔اس کے بعد عام فہم اور سلیس پشتو میں ہر آیت کی تشریح کی گئی ہے۔

**کشف القر آن ( مکمل براہوئی )**

مؤلف کا نام نامی محمد يعقوب بن فتح محمد بن بیگ محمد بن تاج محمد شرودیؒ ہےآپ کی ولادت 1930ء میں تحصیل پنچپائی میں ہوئی آپ کے والد محترم مولانا الحاج فتح محمد صاحب ؒ کے نام سے موسوم تھے جن کا تعلق مشوانی قبیلہ سے تھا ۔ اس قبیلے کے لوگ بو لتے پشتو زبان ہیں اور اپنے آپ کو سید کہلا تے ہیں ۔"(20)

تفسیرکشف القرآن مولانا کی سب سے بڑی علمی تصنیف ہے ۔مفسر کی کئی اورکتابیں بھی ہیں ان میں سے شکر پارہ،نغمات شرودی ثمینۃ الفتوٰی، حسینۃ الفتوٰی ،،قابل ذکر ہیں ۔

شیخ القرآن مولانا محمد یعقوب شرودیؒ کی" تفسیر کشف القرآن " کل آٹھ جلدوں پر مشتمل قرآن مجید کی مکمل تفسیر ہے۔ جو مکمل طور پر ۱۹۹۸ء میں چھپ کر منظر عام پر آئی ۔اس سے قبل مختلف مقامات سے اس تفسیر کی اشاعت ہوئی جن کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

جلد اول ۱۹۹۲ء تفسیر سورۃ البقرہ

جلد دوئم اپریل ۱۹۹۳ء تفسیر آل عمران تا سورۃ المائدہ صفحات ۸۵۵۷

جلد سوئم دسمبر ۱۹۹۳ء تفسیر سورۃ الانعام تا سورۃالتوبہ صفحات ۷۱۹

جلد چہارم نومبر ۱۹۹۴ء تفسیر سورۃ یونس تا سورۃ الکہف صفحات ۷۲۱

جلد پنچم دسمبر ۱۹۹۴ء تفسیر سورۃ مریم تا سورۃ نمل صفحات ۷۶۹

جلد ششم مئی ۱۹۹۵ء تفسیر سورۃ القصص تا سورۃ الزم صفحات ۷۶۹

جلد ہفتم اکتوبر ۱۹۹۵ء تفسیر سورۃ المومن تا سورۃ الناس صفحات ۲۳۷

مفسر نے قرآن مجید کی تفسیر لکھنے کا کام دسمبر ۱۹۸۴ء میں آغاز کیا اور ۱۹۸۸ء تک صرف بارہ پاروں کی تفسیر مکمل ہو پائی۔ اولاً بارھویں پارہ کی اشاعت ۱۹۸۸ء میں بطور نمونہ عمل میں آئی۔ اسکی اشاعت کے بعد مولانا محمد یعقوب وقفہ وقفہ سے بقیہ پاروں کی تفسیر کر تے رہے اور بالآ خر ۱۹۹۶ء میں یہ تفسیر مکمل ہو گئی۔ آٹھ جلدوں پر مشتمل قرآن مجید کے تیس پاروں کی مکمل تفسیر ہے۔ آخری جلد میں مشہور و معروف اور اہم مفسرین کا تذکرہ موجود ہے۔ جس سے اس کی افادیت میں کئی گنااضافہ ہو اہے۔(21)

تفسیر کشف القرآن لکھتے ہوئے مولانا محمد یعقوب شرودی ؒنے درج ذیل مصادر و مراجع سے استفادہ کیاہے جیسا کہ آپ مقدمہ تفسیر کشف القرآن میں لکھتے ہیں:

"اس کے علاوہ میرے سامنے تفاسیر میں سے التسھیل لعلوم القرآن، جلالین، جوھرالقرآن، بیان لقرآن، تفسیر البحر المحیط، تفسیر عثمانی، تفسیر ابن کثیر، تفسیر خازن ، تفسیر مظہری،،تفسیر روح المعانی،تفسیر در منثور ،تفسیر کبیر، تفسیر مدارک، وغیرہ بہت سی تفاسیر رہی ہے، ضرورت کے وقت تقریباً ہر تفسیر میں رجوع کرتا ہوں مگر تفسیر کرنے کے لیے سہل المآخذ میرے لئے بیان القرآن اور معارف القرآن رہے ہیں، بڑی تفصیل میں نے معارف القرآن سے لی ہے۔" (22)

یہ تفسیرباقی تفاسیر سے بالکل مختلف ہے۔ جس میں مفسر نے سب سے پہلے قرآن کی آیت کو نقل کیا ہے۔ اس کے بعد لفظی ترجمہ ہے اور پھر اس کے بعد رواں اور با محاورہ تشریحی ترجمہ ہے۔جس سے قرآن فہمی میں مدد ملتی ہے۔ یہ ترجمہ جس میں خاص طورپربراہوئی زبان کی حرفی اور نحوی ترکیب اور ترتیب کوپیش نظر رکھا گیا ہے، نہایت ہی آسان ہے ۔ تفسیر میں آیتوں کے آپس کے تعلق کو بڑی خوبصورتی سے بیان کیا گیا ہے ۔جس سے مطالب و موضو عات قرآنی کے مفاہیم اور معنوں کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے اور مدد ملتی ہے ۔قرآن کے مباحث کو سمجھنا آسان ہوتا ہے۔(23)

**خلاصہ بحث**

بلوچستان کے علماء کرام نے تفسیر قرآن کےلیے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں وہ تاریخ کا ایک روشن باب ہے ریہاں کے مفسرین نے دین اسلام کی اشاعت و ترویج کے لئے جو فارمولا پیش کیا اس سے کسی بھی پڑھے لکھے انسان نے انکار نہیں کیا ۔ یہی وجہ ہے کہ جب یہ علاقہ مذہب ِاسلام کی روشنی سے معمور ہوا اور یہاں کے باشندوں نے اسلام کو اپنانا شروع کیا تو انہیں میں ایسے لوگ بھی پیدا ہوئے، جنہوں نے علوم اسلامیہ کو حاصل کرنے کے لیے اپنی زندگی وقف کردی ، نتیجے کے طور پر یہاں بھی علوم اسلامیہ کے ایسے ماہرین علماء پیدا ہوئے جنہوں نے ایک طرف دعوت وتبلیغ کے ذریعہ عوام کو اسلام کی صحیح تعلیمات سے روشناس کرایا تو دوسری طرف قرآن وحدیث کی تعلیم وتدریس اور تصنیف وتالیف کو اپنا مقصد بنایابلوچستان میں قرآن وحدیث کی تفسیر وتشریح کی کتابیں ان حضرات کی علمی خدمات کا بین ثبوت ہیں۔

**مراجع و حواشی**

(1)۔ کوثر،انعام الحق،ڈاکٹر "بلوچستان میں قرآن مجید کے تراجم وتفاسیر" ص 385, حوالہ، برصغیر میں مطالعہ قرآن ،مرتب،ڈاکٹر ،ساجد الرحمان ،ادارہ تحقیقات اسلامی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد ، 1999 ؁ء

(2)۔ کرد ، عبد الرحمن ،ڈاکٹر، ڈاکڑ "بلوچستان میں دینی ادب، (خطی) " ص،73, براہوئی اکیڈمی پاکستان کوئٹہ ، 1407 ھ ؁ /1987 ء ؁

(3)۔ سوسن ،عبد القیوم ،پروفیسر ’’نوادرات براہوئی ‘‘ص۱۰۷،براہوئی اکیڈمی پاکستان کوئٹہ ،2004 ء ؁،

(4)۔ کرد ،عبد الرحمن، ڈاکٹر "ثقافت و ادب وادی بولان میں "، براہوئی اکیڈمی پاکستان کوئٹہ ،2017 ء ؁،ص۲۳۲

(5)۔ نوادرات براہوئی،ص108

(6)۔ بلوچستان میں قرآن مجید کے تراجم وتفاسیر ،ص388

(7)۔ کوثر ، انعام الحق، ڈاکڑ "بنی کریم ﷺ کا ذکر مبارک بلوچستان میں ‘‘ص338،سیرت اکیڈمی کوئٹہ ، 1997 ء ؁،

(8)۔ بلوچستان میں قرآن مجید کے تراجم وتفاسیر ،ص398

(9)۔ کرد ،عبد الرحمان ،ڈاکٹر " بلوچستان میں دینی ادب " ص 170

(10)۔ مینگل، محمد اشرف ،مولانا’’حیات شیخ التفسیر حضرت مولانا اختر محمد مینگل‘‘ص 172،براہوئی اکیڈمی کوئٹہ ،2010ء ؁ ،

(11)۔ حیات شیخ التفسیر حضرت مولانا اختر محمد مینگل ،ص 129

(12)۔ سلطان احمد ،حافظ، مولانا ’’تفسیر السلطان المعروف بہ نام تنویر الایمان‘‘ ص ۴ا,سلامیہ پریس کوئٹہ ،سن ندارد ،

(13)۔ بلوچستان میں دینی ادب ، ص172،175

(14)۔ بلوچستان میں دینی ادب،ص179

(15)۔ بلوچستان میں قرآن مجید کے تراجم وتفاسیر ، ص 401

(16)۔ دین پوری، محمد عمر ،علامہ " مفتاح القرآن پارہ الم‘‘ ، ص۱۱۴,مطبع رفاع عام، لاہور ،1345 ء ؁

(17)۔ بلوچستان میں دینی ادب (قلمی) ،ص181

(19)۔ بلوچستان میں قرآن مجید کے تراجم وتفاسیر ،ص402

(20)۔ نبیﷺ کا ذکر بلوچستان میں ، ص337

(20)۔ شرودیؒ ، مولانا ،محمد یعقوب، "کشف القرآن" ، جلد ،1 ص18,کوئٹہ،سیلز اینڈ سروسز کبیر بلڈنگ جناح روڈ ، 1999، 1988

(21)۔ ایضاً "ثمینۃ الفتوٰی " ص3,کوئٹہ: شعبہ نشرواشاعت جامعہ رشدیہ سرکی روڈ ، 1988،

(22)۔ کشف القرآن جلد 1،ص34

(23)۔ بلوچستان میں قرآن مجید کے تراجم وتفاسیر ،ص405